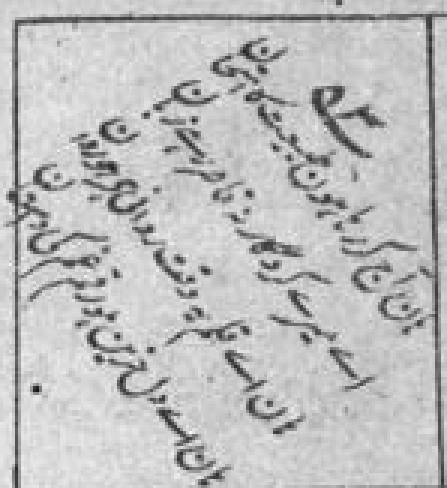

دلکو گدازگی یہ ہوا نسو نکل پڑین
بزم عزا مین چشم کے چشمے ابل پڑین

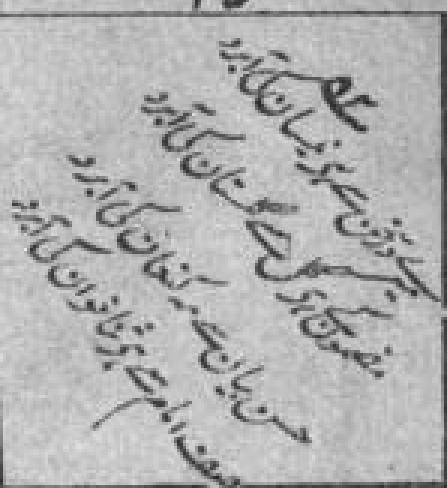

پایہ نکیون بلند ہو منبر نشین ہو نہین
کہتا ہی دل ستارۂ عرش برین ہو نہین

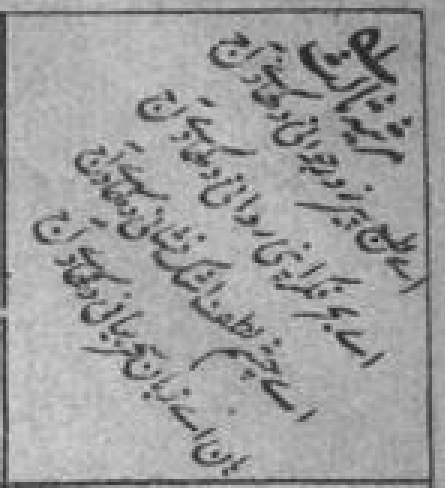

مین جنگ کربلا کا مرقع اوتار لون
شاخ قلم سے خامۂ قدرت کا کار لون

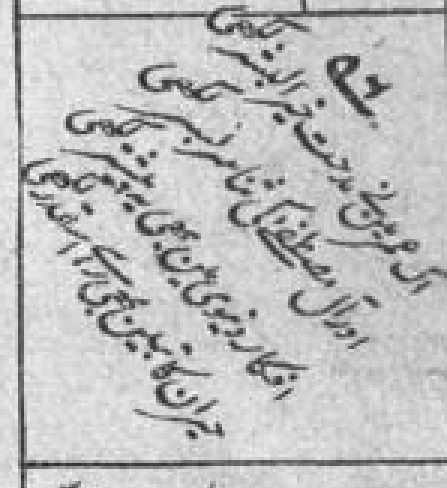

نازک خیال ہون سے عطار رو کو داغ ہی
مدحت سرا کا عرش برین پر دماغ ہی

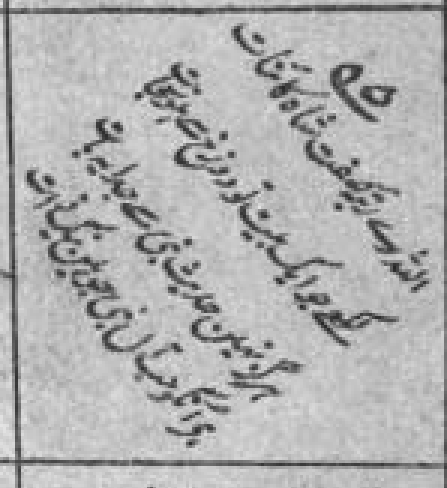

پھل حب اہلبیت کا باغ بہشت ہی
ہان وار بے ثبات پہ اخرا کی کشت ہی

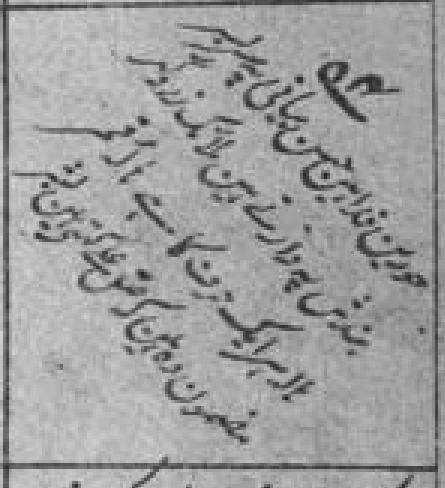

خواہان نہین ہین زر کا ہوا المدد سے
محشر مین لونگا اسکا صلہ کردگار سے

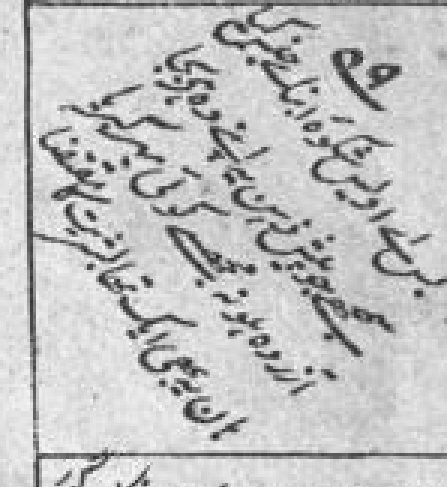

حاسد جو کچھ نہ سمجھین تو اسکا گلہ نہین
کج فہم سے سخن کا مین لیتا صلہ نہین

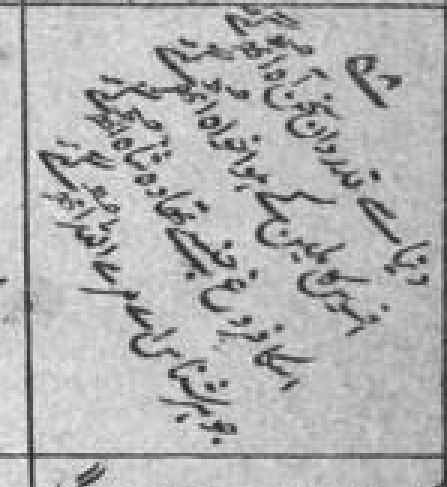

کیسا زمانہ اے مرے مبعود ہو گیا
داد سخن کا باب بھی مسدود ہو گیا

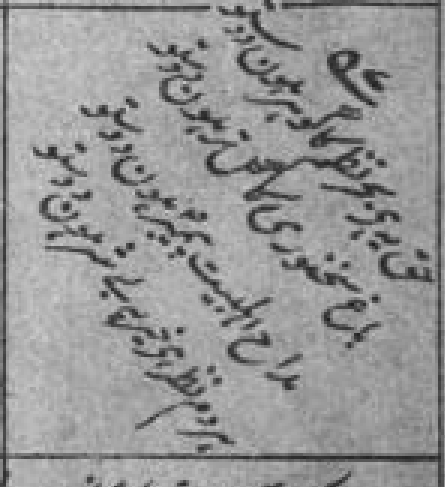

خامے سے چند بندیہ رو مین نکل گئے
دو چار اسطرح کے بھی سو مین نکل گئے

www.emarsiya.com

ورد زبان ہو مدح امام غیور کی
روشن سخن وہ ہو کہ چلے شمع طور کی

پانی تھا بند سبط رسول امام پر
نوغہ سیاہ شام کا تھا تشنہ کام پر

لینے کی آپکے نہیں کوئی سبیل ہے
ان ننھے ننھے بچوں کا خالق کفیل ہے

گرمی ہیں تین روز سے پانی ملا نہیں
اسکا بھی اے کریم مجھے کچھ گلا نہیں

ناموس کی تباہی کا شہ کو ملال تھا
لیکن رضائے حق کا زیادہ خیال تھا

مشغول سب کے سب تھے ادھر حق کے کام میں
اور تھے ادھر لعین لڑائی کی فکر میں

پشتی پہ ہیں حضور نگہبان ہم دلیر ہیں
ہے آرزو کہ جام شہادت سے سیر ہوں

تلوار ہم نہ امت جد پر اٹھائینگے
راہ خدا میں سر بھی میدان کٹائینگے

امت کا پاس آپکو اے حق شناس ہے
ان شاہبو نکو تو نہیں کلمے کا پاس ہے

اچھا یہی ہے قصد تو میدان مین جائیو
تم ہمسے پہلے روضۂ رضوان مین جائیو

اسدم جراحتون کے جو صدمے اٹھائینگے
مادام باغ خلد مین آرام پاؤ گے

اے فاطمہ کے لعل یہ ہدیہ قبول ہو
بہر رسول بات نہ رخصت کی طول ہو

کھوتی نہی دین فوج ستم گر کیواسطے
یہ ظلم سب تھے آل پیمبر کیواسطے

سو یہان دم کا ہون اس جا نوشت مین
اتنے لکھے تھے دل غمری سرنوشت مین

جز مرگ اب کوئی نہین چارا حسین کو
ہو ظلم راہ حق مین گوارا حسین کو

آئی ریاض خلد سے یہ دل ملول ہی
تھامے رکاب گھوڑی کی بنت رسول ہی

آئی ندا سے غیب یہ صاف آشکار ہی
دربار کبریا مین ترا انتظار ہے

آمادہ ہو جنگ پہ فوج جہول ہی
سر پر نہ ماں نہ باپ نہ نانا رسول ہی

www.emarsiya.com

۲۸
بعد تمکے کربلا مین نہ کوئی خون اشقیا
کر دینگے اہلبیت رسالت کو بے ردا
کچھ بھی نہین بن آئی تو ہونگے اسیر کیا

تم جاکے سر کٹاؤ گے خالق کی راہ مین
ہم قید ہونگے آہ عدو کی سپاہ مین

۲۹
پاس رسول حق کریگا یہ زینہار
بازار شام مین نہ ظلم کرینگے یہ زینہار
اونٹون پہ بے ردا نہ کرینگے یہ زینہار
بھیا کبھی نہ ہونگے یہ بے کس سوار

فرمایئے یہان ہمین کسکا سہارا ہے
جز آپکے کوئی نہین وارث ہمارا ہے

۳۰
عابد جو یہ سنکر ہوئے رنجور سخت زار
اعدائے دین سے بھی بھلا ہونگے یہ سوار
کوفہ مین لیکے جائینگے راقد کا یہ دیار

قید ستم سے چھوٹ کے آنا محال ہے
بھیا بہن کا کچھ نہین تمکو خیال ہے

۳۱
بھیا فدا ہے آپکے دامان کبریا
آہ اور زاری سنکے ہوئے سب ملول و غم
گردون نکی ہوئی ہے سر ہر ستم رسیدہ پر
غربت پہ کیجئے ہم پہ ذرا رحم اے ستم

مرجاؤنگی تڑپ کے جو تم رنکو جاؤ گے
کہکر بلا مین قبر ہماری بناؤ گے

۳۲
فرمایا شہ نے قبر بنیگی ہری یہان
دار فنا مین ہون گے کوئی تخت نشین
بازو ہمارا ہوگا ہمارے یہ دوست ہین
بولا حسین کاٹ کے کیجئے دفن یہان

جاؤ گی میرے فرق کے ہمراہ شام کو
رووگی قید خانے مین مجھ تشنہ کام کو

۳۳
زینب نے سنکے قتل کی تدبیر کی بیان
آنسو ہون گے رواں ہونگے سر برہنہ ہم
بیڑی پڑے گی پاؤن مین ہاتھون مین ہوگی رسی
ہونگے ہمارے سر پہ ردائین نہ اے خدا

بھیا یہ ظلم سب مجھے اسدن گوارا ہے
حضرت سے چھوٹنا نہین لیکن گوارا ہے

۳۴
بیمار حال زینب مضطر کو دیکھکر
وہ تلملانا اور وہ رونا پدر کا یاد
بیڑی کے داغ اور وہ طمانچون کا بعد یاد
یاد آئی جب حسین کی غربت کی وہ فغان

سر پیٹ بیٹ کہتی تھی پیشور دشین سے
پردیس مین بچھڑتی ہون بھائی حسین سے

۳۵
زینب کو دیکھ شاہ نے کی گریہ زار زار
اور رو کے یہ کہا اسے اے فاطمہ کی یادگار
ہان اب غنیم آئیگی غربت ہے ہمکنار
بولا حسین کاٹ کے کیجئے دفن یہان

کسطرح لیچلونگا تمہین رزم گاہ کو
دونگا جواب کیا مین رسالت پناہ کو

۳۶
تسلیم کر کے زینب دلگیر نے کہا
ہان ہے حسین فدیہ مین ہونگی فدا
دیکھا ہے جسکو ہر نفس اسکو ہے اک قضا
ہم بہن سے اور زندہ ہو بھائی اس سے فوت

مین ہمسر براق ہون باد بہار ہون
اے سرو باغ دین مین نثار ہوا رہون

www.emarsiya.com

بجلی سا کوند نے جو لگا رزم گاہ مین
جل جل کے خاک ہو گئے کفار راہ مین

جبریلؑ کہہ رہے تھے کہ یہ وہ سمندہ ہے
اسکی خدا کو تیز روانی پسند ہے

ہم پلہ براق نبیؐ راہوار تھا
اُسپر سوار دوش نبیؐ کا سوار تھا

پیچھے ہمیشہ برق و سرنگ ہوا رہا
ہان ساتھ گرد باد بھی تو فضل خدا رہا

گہ سیر آسمان کبھی سیر بہشت تھی
مرکب کو بھی پسند نہ یہ جانگزشت تھی

تلوار بولی چلکے مین آفت مچاتی ہون
بولی اجل کہ مین ترے ہمراہ آتی ہون

کرتے نہین پسند فرس بارزین کو
سر بار شہ ہی بار ہے تن انپر مین کو

ابن معاویہؓ سے جدائی قبول ہے
اس نوکری سے ہمکو گدائی قبول ہے

جو پہلوان ہین جنگ سے آنکھین چراتی ہین
یہ رعب ہے حسینؑ کا سب تھرتھراتی ہین

www.emarsiya.com

رن مین نہین کسیکو ہی یارا قیام کا
یہ چھا گیا ہی رعب شہ تشنہ کام کا

اثر ہی جو آسمان سے تھی یہ وہ حسام ہی
نکلی اگر نیام سے قصہ تمام ہی

غولون پہ غول اور صفون پر صفین گرین
سب سرنگون نشان ہی بیرقین گرین

سید کو تشنہ لب کو ستاتے ہو ظالمو
مرقد مین مصطفے کو رولاتے ہو ظالمو

مان فاطمہ پدر مرا شیر الاہی
قرآن ہمارے عز و شرف کا گواہ ہی

مین صاحب شفاعت یوم القیام ہون
مین رہنمائے دین رسول انام ہون

ایما کرون تو چشمہ کوثر ہے بیان
نہر لبن بہشت ہے آکر ہے بیان

دنیا مین کس نبی کو یہ رتبہ حصول ہی
بتلاؤ کس رسول کا نانا رسول ہی

لیکن یہ کوئی بات نہ خاطر مین لائینگے
تمکو شہید کرکے نبی کو رولائینگے

۵۵

کی سخت گفتگو جو عدو نے امام سے
غصے سے تیغ ہو گئی باہر نیام سے
جھک کر عرض کی شہ گردون مقام سے
مولا لڑو برائے خدا فوج شام سے

۵۶

شیر خدا کا شیر بھی غصے میں آ گیا
قبضے پہ ہاتھ رکھ کے لعینون سے یہ کہا
ہان آؤ جنگ کا ہے اگر تم کو حوصلہ
کھینچتی ہے ذوالفقار علی دیکھتے ہو کیا

۵۷

فرما کے یہ نیام سے لی تیغ آبدار
چمکی مثال برق لعینون پہ ایک بار
آثار حشر ہو گئے میدان میں آشکار
کانپی زمین آ گئے جنبش میں کوہسار

اے ابن مرتضیٰ میں ہون کسدن کے واسطے
جان اپنی یان لڑاؤنگی محسن کے واسطے

شبیر ابن فاتح بدر و حنین ہے
سبط رسول پاک ہے سبط الیدین ہے

رن کی زمین رنگ بدلتی تھی خوف سے
فوج عدو کی جان نکلتی تھی خوف سے

۵۸

چشم فلک نے بھی نہیں دیکھی تھی اس جنگ
ہیبت سے اڑ گیا رخ ترک فلک کا رنگ
لشکر میں مضطرب تھے شجاعان روم و زنگ
دل میں رہی نہ فوج کے جنگ کی آہنگ

۵۹

رن میں چمک رہی تھی شہ لافتا کی تیغ
کہتے تھے سب کہ قہر ہے شیر خدا کی تیغ
جان اس سے کب بچیگی یہ ہے مرتضیٰ کی تیغ
رکنے کی اب نہیں ہے رخ کبریا کی تیغ

۶۰

کر دے جدا جو خیر سے شر کو وہ تیغ ہے
دے آب جس کی آب گہر کو وہ تیغ ہے
ایما سے کر دے شق جو قمر کو وہ تیغ ہے
ڈوریسے کاٹے نار نظر کو وہ تیغ ہے

افسر جو منتشر تو سپہ بے حواس تھی
ہرگز نہیں کسیکو بھی بچنے کی آس تھی

تو دے تنونکے ڈھیر سرونکے لگائیگی
چلتی ہے اب یہ رن میں تو آفت مچائیگی

یہ آنچ ہے کہ نار سقر کو خجل کرے
برش یہ ہے کہ کوہ کا دو ٹکڑے دل کرے

۶۱

میدان رستخیز تھا میدان کارزار
بھولی تھی ڈھنگ جنگ کا فوج ستم شعار
غل فوج میں تھا ہے یہ وہ شمشیر آبدار
اس سے کسیکی جان بچے گی نہ زینہار

۶۲

جاتی چمک چمک جو سوئے رن تھی بار بار
بجلی بھی کوند کوند کے کہتی تھی میں نثار
تھا ایک اس کی ضرب سے دو اور دو تھے چار
ہٹ ہٹ گئے تھے خوف سے برش کے کوہسار

۶۳

آفت برش سے چال سے محشر بپا کیا
کانپے ملک جو رخ کبھی سوئے سما کیا
ایما سے ہر لعین کے سر کو جدا کیا
حق رفاقت شہ والا ادا کیا

بدر و حنین میں یہ چلی آب و تاب سے
سر بر کوئی ہوا تھا کبھی بوتراب سے

جو جو ملک تھے جنگ احد کے لڑے ہوئے
وہ بھی لرز رہے تھے فلک پر کھڑے ہوئے

جلوہ عیان برش سے تھا خالق کی شان کا
ڈوریسے کاٹتی تھی گلا پہلوان کا

www.emarsiya.com

۶۴

چلتی تھی زمین تیغ شہ دین پہ آفتاب
تھرا رہا تھا چرخ پہ دہشت سے آفتاب
جلاد آسمان کے بھی تھا دل کو اضطراب
کشتی بھی اسقدر تھی نہین جنکا کچھ حساب

دریائے خون روان جو سر ونکے سمیت تھا
میدان کارزار بھی لالے کا کھیت تھا

۶۵

تھے تیغ کی چمک سے لعینونکے رنگ فق
دیتی تھی موت کا ملک الموت کو سبق
رنگی زمین پہ خون سے تھی پھولی ہوئی شفق
سر کٹ گیا کسیکا کسیکا جگر تھا شق

ہر وار پر دوگانہ شکر الٰہ تھا
میدان قتل اُسکے لیے عیدگاہ تھا

۶۶

برش دکھا کے فوج کو دل سے نکل گئی
کیا کاخ تن تھا برج حمل سے نکل گئی
پاکھر کو کاٹ کر وہ کفل سے نکل گئی
موقع سے گر چلی تو محل سے نکل گئی

رنمین جو سر برستے تھے ابر حسام سے
کہتا کڑک کے رعد تھا یہ فوج شام سے

۶۷

دیکھی لعینون جنگ شہ تشنہ کام کی
اب ضرب روکتا نہین کوئی امام کی
دیکھین تو رنمین کسکو ہے طاقت قیام کی
اک وار کی بھی ہوگی نہ یہ فوج شام کی

چمکی جو نہروانمین تھی یہ وہ حسام ہے
قبضے مین اب ہے اُسکے جو کل کا امام ہے

۶۸

قربان مین صفائی دست امام پر
مارا کمر کا ہاتھ تو صاف اُڑ گئی کمر
شیر خدا کی جنگ کا انداز سر بسر
طاقت مین شیر فاطمہ زہرا کا تھا اثر

گر سامنے پڑے در خیبر اکھاڑ دین
مرحب سا پیل تن اگر آئے پچھاڑ دین

۶۹

اک سمت تن تھے ایک طرف سر پڑے
کشتے تھے خاک دشت سے یکسر اٹے پڑے
میدان مین تھے نشان برابر پٹے پڑے
افسر تھے در سے فوج کے پیچھے ہٹے پڑے

تھی ذوالفقار دست شہ دین پناہ مین
آتا نہین نظر تھا کوئی رزمگاہ مین

۷۰

لے فوج کا پتہ نہ نشانون کا تھا نشان
جنبش مین تھی زمین لرزتا تھا آسمان
جز نار ناریونکو نہین تھی کہین امان
تو لے کھڑے تھے تیغ دو دم شاہ انس و جان

رعب شہ انام سے فوج لعین دبی
کشتے بھی اسقدر تھی کہ انکی زمین دبی

۷۱

چلاتی تھی زمین کہ مجھپر یہ بار ہین
لاشے یہ اے کریم سزاوار نار ہین
بیشک لعین گلشن ایمان کے خار ہین
دشمن نبی کی آل کے یہ نابکار ہین

لاشونکو انکی اپنے شکم مین نہ لونگی مین
گر دفن یہ ہوے تو قیامت کرونگی مین

۷۲

کرتی تھی بار بار زمین شہ سے یہ خطاب
مین ارض خاکسار ہون تم ابن بوتراب
اس امر کو کرون مین گوارا نہین یہ تاب
ہے قہر دفن مجھ مین ہون یہ خانمان تراب

مین سجدہ گاہ خلق خدا لا کلام ہون
جاے مزار سبط رسول انام ہون

www.emarsiya.com

دولاکھ کی چڑھائی تھی اک تشنہ کام پر
تیر و تفنگ مینھ برستا تھا شاہ انام پر

یہ ضعف تھا کہ چہرۂ پر نور زرد تھا
چلنے سے ہاتھ تن کے زخمو نمین درد تھا

ہمدم نہ تھا کوئی نہ کوئی غمگسار تھا
زخمو نمین تھا یہ درد کہ دل بیقرار تھا

افسوس ہے گذر مرا ناحق ادھر ہوا
اس سانحہ کو دیکھکے ٹکڑے جگر ہوا

آیا قریب سید عالی مقام کے
استادہ ہو گیا وہ کلیجے کو تھام کے

مشکل جو ہو کوئی ترے حق مین دعا کرون
حاجت جو ہو روا وہ بحکم خدا کرون

اُسنے کہا کہ خیمے مین کیون شور ہوتا ہے
شہ نے کہا کہ کنبہ زہرا یہ رو تا ہے

جوڑا شہانہ پہنے بھتیجے کی لاش ہے
سن لے کہ سانحہ یہ مراد الخراش ہے

گھر سے بلا کے درپے آزار ہو گئے
ناحق یہ میرے مرنے کے خریدار ہو گئے

www.emarsiya.com

۸۲

اے بندہ خدا مین غریب الدیار ہون
فرزند بوتراب ہون مین خاکسار ہون
سبط نبی ہون فاطمہ کا یادگار ہون
گلزار دین مصطفوی کی بہار ہون

۸۳

کی عرض اُسنے آپنے کی انکی کیا خطا
آخر کوئی تو بات ہے یا شاہ کربلا
بیوجہ جنگ کرتے کسیکو نہین سنا
پھر لاکے اشک آنکھون مین مولا نے کہا

۸۴

اے شخص کچھ نہین بخدا ہے مرا قصور
گھر سے بلایا مجھکو یعنون نے کرکے زور
آیا جو مین تو یون ہوئے گویا یہ شیور
کرنا پڑیگی بیعت سلطان تمہین ضرور

امت نے نانا جان کی یہ حال کردیا
پھولا پھلا چمن مرا پامال کردیا

ناحق کے سب یہ ظلم ہین ابن بتول پر
مدت سے گوشہ گیر تھا قبر رسول پر

فاسق سمجھ کے اسکی نہ بیعت قبول کی
بیعت سے ہاتھ کھینچا شہادت قبول کی

۸۵

یہ سنکے آہ سرد بھری اُسنے اور کہا
اب نام بھی براے خدا دیجیے بتا
فرمایا شہ نے سر کو جھکا کر کہون کیا
آفت رسیدہ بیوطن و فدیہ خدا

۸۶

نام حسین سنکے لیا اُسنے دلکو تھام
بولا کہ اب نہین ہے مجھے طاقت قیام
آل نبی پہ ظلم ہے کرتی سپاہ شام
زعفر سے جاکے حال کہونگا یہ اب تمام

۸۷

اُس روز گھر مین زعفر نبی کے جسن تھا
بزم طرب مین جمع تھے مہمان و اقربا
ناگہ یہ سر کو پیٹنا اُس بزم مین گیا
حیرت ہوئی جنون کو کہ یہ ماجرا ہے کیا

سبط نبی ہون فاطمہ کا نور عین ہون
کیا نام پوچھتا ہے مرا مین حسین ہون

روتا ہوا وہان سے ہوا پر روان ہوا
اکدم کے دم مین جاکے وہ داخل وہان ہوا

زعفر نے پوچھا خیر ہے کیا تیرا حال ہے
بولا وہ کیا کہون کہ جو دل پر ملال ہے

۸۸

اُسوقت کربلا مین ہوا تھا مرا گذر
دیکھا یہ مین نے دلبر زہرا ہے خون مین تر
ڈیوڑھی پہ اہلبیت نبی پیٹتے ہین سر
سید کو چار سمت سے گھیرے ہین اہل شر

۸۹

مسند سے اُٹھا سنکے یہ زعفر بچشم تر
بولا کہ اس خبر نے کیا شق مرا جگر
اس سانحہ کی مجھکو ہوئی آہ کب خبر
تاریخ زمین ہو چکا جب فاطمہ کا گھر

۹۰

زعفر سے بولے لوگ کہ یہ ہے خیال خام
آگاہ ہین سخن سے ہے ہر ایک خاص و عام
ہے جانشین رسول دو عالم کا وہ امام
کیا کلمہ گو نبی کے نہین ساکنان شام

تیرونکا مینھ برستا ہے زہرا کے لال پر
یہ ظلم ہو رہا ہے محمد کی آل پر

پہلے سے یہ خبر نہ ملی اسکا غم ہوا
آقاے نامدار پہ میرے ستم ہوا

اک نام کے جہان مین بہت لوگ ہوتے ہین
یہ وہ نہین حسین ہین جو آپ روتے ہین

www.emarsiya.com

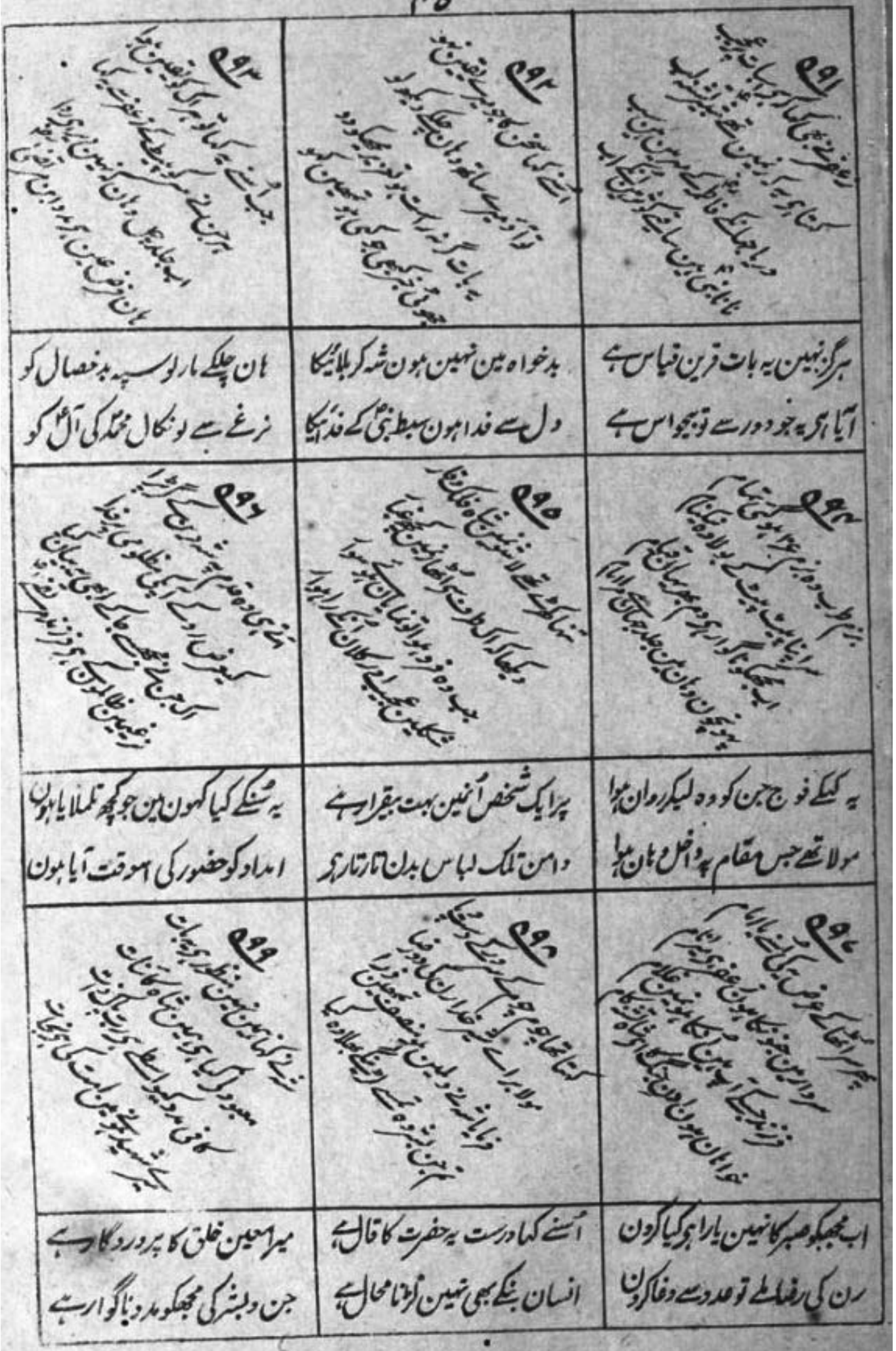

۹۱
کہنا ہی یہ کہ رہنمین ہے ہوش بجا
مرنا جھلکے فاطمہ کے سر پہ ردا
ماتا بھی ہین ساتھ کے ہے ہے بیبیان سب

۹۲
اٹھنے کی سخن کا جو ہے سب نہین ہو
وہ آوے سب ساتھ وہان چلکے دیکھو
یہ بات گر نہ راست ہو نہین ہو کبھی ہو نہین دیکھو

۹۳
جب اُسنے یہ کہا تو ہر ایک کو نہین ہو
اسبہ جلد چل وہان کہ نہین ہو
ہان ہو نہین ہو ہو ہو نہین ہو

ہرگز نہین یہ بات قرین قیاس ہے
آیا ہی یہ جو دور سے تو بیحواس ہے

بدخواہ مین نہین ہون شہ کربلائیکا
دل سے فدا ہون سبط نبیؐ کے فدائیکا

ہان چلکے مار لو سپہ بدخصال کو
نرغے سے لو نکال محمدؐ کی آلؑ کو

۹۴
بزم طرب دوبارہ جو برپا ہوئی تمام
سر اپنا پیٹ پیٹ کے بولا وہ نیکنام
اب بھی بگاڑ لو ارے ہم بھی ہین بیان قیام

۹۵
تنہا کھڑے تھے لاشۂ شاہ فلک وقار
دیکھا کہ اک طرف سے اٹھا زین کا غبار
جب وہ قریب آ کے ہوا آفتاب سا نمودار
نکلین عجیب اور کلان انکے راہوار

۹۶
منہ ہی وہ وضع ہے نہ شجاعت کے گرد و بار
کیونکر نہ اور کے آئی نظر ہی وہ ذوالفقار
اک جن نے مجھ سے جا کے ابھی یہ بیان کیا
ازنعش ظالمون کے ہوا ہے نزول یہ

پھر سر اٹھا کے عرض یہ کی اُسنے بارہا
تو وارث حسینؑ ہے تو ہے حسینؑ کا
فرزند جسکے آپ ہین ایسا ہی باپ تھا
خود ہان ہون ہون جسکے غلام اور خاکپا

اب مجھکو صبر کا نہین یارا ہی کیا کرون
رن کی رضا ملے تو عدو سے وغا کرون

اُسنے کہا درست یہ حضرت کا قال ہے
انسان بنکے بھی نہین ٹلنا محال ہے

میرا معین خلق کا پروردگار ہے
جن و بشر کی مجھکو مدد ناگوار ہے

www.emarsiya.com

۱۰۱	۱۰۱	۱۰۱
چاہون تو ہون تمین فوج بلا مک دم کے لئے لڑنے سے کمون ہی امن نہ ہو کبھی دل میں ہے کیا ہی کوئی تمنا ہی نہین کہدون جو حق سے نہین کیون جان کہ بنا ہے	بیکس سے کرچکا ہون مین اس کو فرار بیڑی ہے راہ مین اسیر کردگار اس دشت مین ہے ایک عرب گھات مین شکار دعدے مین ہے فرق نہ آئیگا زینہار	کی ہو فرق آنے اسمین خلاف شیر کبھی بعد ایکے حرم پہ کریگا عدو جفا دیکھے نہین ہین جنگ کی خاطر سے کربلا مولا قبول ہو یہی خدام کی دعا
۱۰۲	۱۰۲	۱۰۲
پر آج امتحان کا مرے روز آیا ہے راضی رضائے حق پہ یہ زہرا کا جایا ہے	اعدا کے ظلم کا نہین دلپر ملال ہے اسوقت سر کٹانیکی شادی کمال ہے	پہونچا دون اہلبیت کو شہر رسول مین فرق آئے تا نہ حرمت بنت بتول مین
۱۰۳	۱۰۳	۱۰۳
فرمایا شہ نے یہ بھی گوارا نہین مجھے زخمون سے اہلبیت کے بیمار نہین مجھے مجبور ہون کہ حق کا اتارا نہین مجھے جو ہیچ دشمنون کے کو تیار نہین مجھے	ظلم و ستم یہ راہ خدا مین قبول ہین اسکی سپردگی مین یہ آل رسول ہین	جانیکا اس مقام سے یارا نہین مجھے اے ابن مرتضیٰ یہ گوارا نہین مجھے
۱۰۴	۱۰۴	۱۰۴
فرمایا شاہ دین نے نہین رنج کچھ مجھے راضی کمال آپنے سے ہے میرا ہر امام خوشنود دیکھتے ہین بہت مجھ سے والسلام	جو لاکے انکی آنکھون مین آنکھین ملا سکے اسے جہان مین ہے کوئی ایسا دلیر کہان اسوقت تیغ اٹھا سکے ایسا ہے کون مرد	محشر مین شیر حق کو مین کیا منہ دکھاؤنگا کسطرح روبرو مین پیمبر کے جاؤنگا
۱۰۵	۱۰۵	۱۰۵
تیرے حال زار پہ اسدم ملول ہے خوش تجھسے روح شیر خدا و بتول ہے	سینے کو میرے شمر ستمگر دبائے گا حلقوم خشک پر مری خنجر پھرائیگا	اب خدمت حسینؑ سے محروم مین چلا امید قطع ہو چکی مغموم مین چلا

www.emarsiya.com

۱۰۹
اور اسطرف تھا شاہ پہ چھڑکا ہوا لہو
دریا لہو کا جسم مبارک سے بہہ گیا

۱۱۰
زینبؑ بہوئے امام کے لاشہ پہ آکے یہ
رہوار پر بٹھانے کا بار انہین رہا
آخر کو سر سے فرش سے شہ شاہ کربلا
زینبؑ جو تھے نبیؐ کی سکینہؑ کی ماں گئے

۱۱۱
جلتی زمین پہ تھے شہ بیکس امام دین
رکھے فرق فرش پہ مظلوم حسین
لیکن یہ وقت غش ہے کوئی آ نہ جائے دین
غش سے ابھی اٹھے شہ عالی مقام دین

بے یار بے وطن شہ گردون اساس تھا
جز دشمنان دین نہین کوئی بھی پاس تھا

لب خشک تھے سخن نہین کرنیکی تاب تھی
پانی کے بدلے خنجر براں انکی آب تھی

بولا کہ سر مین کا ٹونگا زہراؑ کے لال کا
سر مین مرے خیال ہی امر محال کا

۱۱۲
یہ کیکے سوے قبلہ دین و یقین تھا
دیکھا جو سوے شہ ہی دشمن خدا کا دل
بین زخم ہر قدم پہ گرا تھا زمین پہ
بین زخم ہر قدم پہ گرا تھا زمین پہ

۱۱۳
وہ نابکار سید مظلوم پر چڑھا
سینہ کا نشہ لب کا لگا کاٹنے گلا
زینبؑ نے دیکھا خنجر کے نیچے حسینؑ کا
سر پر کیا کٹاری کی کر اے شمر خدا را

۱۱۴
اے شمر جان مادر زہراؑ رسولؐ خدا ہی
اے شمر جان حیدر کرار ہی
اے شمر جان دیدہ خیر النساؑ ہی
چھوڑ اسے رسولؐ نے تجھ کو دعا دی ہی

خنجر کمر سے کھینچا جو اس رو سیاہ نے
حسرت سے دیکھا اسکو شہ دین پناہ نے

پالا تھا جسکو گود مین خیر الانامؐ نے
سر اسکا کاٹتا ہی لعین میرے سامنے

ظالم ترے رسولؐ کی یہ بوسہ گاہ ہی
اسکو نکر تو ذبح کہ یہ بیگناہ ہی

۱۱۵
بیکس پہ غیظ کا نہین کوئی مقام ہی
اے شمر تین روز سے یہ تشنہ کام ہی

۱۱۶
حیوان کو بھی ذبح کرنی ہو اگر کوئی
حیوان اسکے سامنے نہین چھوڑتا کوئی
اس واسطے نبیؐ نے یہ فرمایا ہی دین مین
حیوان کو بھی ذبح کرے تیز ہو چھری

۱۱۷
کیون جان نہین ہی ترے سینہ مین کیا کہون
کیا جانتا نہین ہی ترا امتحان کیا
اے بدنصیب جلتی ہی دوزخ کا جان کیا
اے بدنصیب جلتی ہی دوزخ کا جان کیا

وے یہ نہ رنج فاطمہؑ زہراؑ کی جائیگو
خواہر کے سامنے تو نکر ذبح بھائیگو

سر کاٹتا ہی کیون تو نبیؐ کے نواسے کا
بتلا تو کیا مقصود ہی دو دن کے پیاسے کا

www.emarsiya.com

۱۱۹
دنیا میں ہوں اطہر میں خدا اور رسول کا
بس ایک آسرا ہی مجھے دل ملول کا
یہ ہے بنا کہ دین کے فرع و اصول کا

۱۲۰
ابن کریم حسین علیہ السلام ہی
دریائے فیض سبط رسول انام ہی
فخر خلیل و کعبہ و دین کے امام ہی
ایک بیکس و بیکس کا برتر مقام ہی

۱۲۱
خانہ خراب ہی ہو یا ساز غریب ہی
آوارۂ وطن بھی ہی رنج و تعب ہی
اسے شمر بازپرس کا بھی دن قریب ہی

اس بیگنہ کے قتل سے کیا ہاتھ آئیگا
اے شمر کیا رسول کو تو منہ دکھائیگا

مظلوم و بیوطن ہی فلک کا ستایا ہی
کیا جانتا نہیں ہی یہ زہرا کا جایا ہی
سید ہی بیگناہ ہی اور بھوکا پیاسا ہی
تو جسکا کلمہ گو ہے یہ اُسکا نواسا ہی

۱۲۲
بندہ ہی اسکا جلوۂ دوس آیا ہی
بیٹے پہ اپنے خود حسین نے سلایا ہی
بہنوں نے دودھ دودھ برس اسکو بلایا ہی
لے لو سیاہ کیا یہ ترے دلیں آیا ہی

۱۲۳
کرنا اگر ہے فیصلہ تو لیں انصاف کیجئے
بھائی نے مالک سونپ کے یہ فوج کی بنا
سوکھے گلے پہ بھتیجے کے بھی کیجئے نگاہ
کر دینا ایک دامن دو دن کے رحم کا

۱۲۴
مظلوم کا ہے ظلم و ستم اب وہ زار ہی
خنجر گلو پہ خشک لب و اشک بار ہی
زالو کو بیکسی پہ ہر اک غمگسار ہی
پیاسے پہ بند پانی کا ادبار ہی

دیتا نہیں ہو پانی محمد کی آل کو
پیاسا شہید کرتا ہی زہرا کے لال کو

پہلے گلے کو زینب مضطر کٹائیگی
بھائی کی موت مجھسے تو دیکھی نجائیگی
سید کو بیگناہ کو للہ چھوڑ دے
پردیس میں لعین نہ مری آس توڑ دے

۱۲۵
اے شمر جاں نثار رسول انام ہی
سید ہی بیگناہ و ہے ابن امام ہی
کیا جانی نہیں اسے فرع جو رسول ہی
اے شمر دودمان شرف کا غلام ہی

۱۲۶
اے بیخبر کہ نہیں زباں کا غبار ہی
وقت گنہگار سے بازپرس کا بھی ہی
جب اور جرم بخشے ہیں کی بنا پہ بیشمار
کیا تجھ سے بخشے جائینگے یہ بیگناہ کی مار

کیوں کاٹتا ہی نخل ریاض رسول کو
کیوں بے چراغ کرتا ہی قبر رسول کو

ظاہر ہے برگزیدۂ رب الا ہے
قرآن اسکے عز و شرف پر گواہ ہی

اسکا جواب حشر میں دینا محال ہی
اے شمر بے گناہ محمد کی آل ہی

www.emarsiya.com

یہ جانتا ہوں چوما نبی نے یہ سینہ ہے
لیکن نکلتا آج مرے دل کا کوہ ہے

خنجر کی آب خشک گلے پر اٹکتی ہے
شہ گر تمہارے بھائی کی ساعت میں کٹتی ہے

دم میں سر حسین سنا نیزہ چڑھائینگے
گھبرائی کیوں ہو تم کو بھی بندی بنائینگے

اب چھوٹنا محال ہے زندان شام سے
حاکم خفا ہے آل رسول انام سے

قتل شہ امام سے فرصت تو پا چکے
حاکم کے دل سے آج یہ کھٹکا مٹا چکے

اب کس کا ڈر ہے جو تھے انھیں قتل کر چکے
جی بھر کے رو تو عون و محمد بھی مر چکے

بندی بنا کے گھر کا سب اسباب لوٹینگے
تا عمر اہلبیت نہ زندان سے چھوٹینگے

سینے پہ میرے بھائی کے قاتل سوار ہے
چلتی گلوئے خشک پہ خنجر کی دھار ہے

سر فاطمہ کے لال کا تن سے جدا ہوا
ہے ہے تباہ خانہ شبیر خدا ہوا

۱۳۷	۱۳۸	۱۳۹
گھوڑوں کے سُم کہان جب نازنین کہان نوکِ سنان کہان سرِ سلطانِ دین کہان	اُن ناریون نے خیمۂ اطہر جلا دیا گھر فاطمہ کا خاک مین ہے ہے ملا دیا	مین کیا لکھون جو آلِ نبی پر جفا ہوئی عترتِ رسولِ حق کی اسیر بلا ہوئی
اب غم سے مومنین کی حالت تباہ ہے جاری ہین اشک دیدۂ قلبِ اب پہ آہ ہے	سبکے دلون پہ گریۂ و زار ے کا جوش ہے بزمِ عزا مین جو ہے وہ کرتا خروش ہے	افضال ایزدی ہے جو انثار رقم کیا مولا نے میرے حال پہ لطف و کرم کیا
محشر مین مدحتِ شہِ دین کام آئیگی نارِ سقر سے قہرِ خدا سے بچائیگی	لکھے یہ قافیے جو کوئی کیا مجال ہے بخشش یہ شہ کی ہے کرم ذوالجلال ہے	قائل نہون حسود تو اس سے غرض نہین جاتا کسی دوا سے حسد کا مرض نہین

www.emarsiya.com